سوال

(369) بیوہ کی عدت اور پابندیاں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر کسی عورت کا خاوند فوت ہوجائے تو اس کی عدت کتنے دن ہے۔ اور اس پر کیا پابندیاں ہیں؟ کیا وہ کسی کی تعزیت یا شادی کے لئے گھر سے نکل سکتی ہے۔؟ اگر ایک بڑی حویلی میں کئی گھر آباد ہوں اور وہ بھی اس حویلی میں رہائش رکھے ہوئے ہے تو کیا وہ دوسرں کے گھروں میں جا سکتی ہے۔ ان تمام سوالات کا جواب قرآن وحدیث کی روشنی میں دیا جائے۔ (سائل: ڈاکٹر سید محمد اقبال شاہ شاہ کوٹ شاہاں۔ رحیم یار خان)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جس عورت کا خاوند فوت ہوجائے اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔ عدت وفات ان عورتوں کے لئے بھی ہے۔ جن کا ابھی نکاح ہوا ہے۔ رخصتی نہیں ہوئی ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''تم میں سے جو لوگ مرجائیں ان کے پیچھے اگر ان کی بیویاں زندہ ہیں۔ تو وہ اپنے آپ کو چار مہینے دس دن تک روکے رکھیں۔''(2/البقرہ234)

البتہ حاملہ عورت اس حکم سے مستثنیٰ ہے اس کی عدت وفات وضع حمل تک ہے خواہ وضع حمل شوہر کی وفات کے فوراً بعد ہوجائے یا اس میں کئی مہینے صرف ہوں۔

اپنے آپ کو روکے رکھنے سے مراد صرف یہی نہیں ہے کہ وہ اس مدت میں نکاح نہ کریں۔ بلکہ اس سے مراد اپنے آپ کو زینت سے بھی روکے رکھنا چنانچہ احادیث میں بھی اس کے متعلق واضح احکام ملتے ہیں کہ زمانہ عدت میں عورت کو رنگین کپڑے جو زینت کے طور پر ہوں زیورات پہننے سے مہندی سرمہ خوشبو خضاب لگانے اور بالوں کی آرائش سے بھی پرہیز کرنا چاہیے۔ البتہ اس امر میں اختلاف ہے۔ زمانہ عدت میں اپنے گھر سے نکل سکتی ہے یا نہیں جمہور محدثین کا یہی موقف ہے کہ دوران عدت عورت کو اسی گھر میں رہنا چاہیے جہاں اس کے شوہر نے وفات پائی ہو دن کے وقت انتہائی ضرورت کے پیش نظر وہ باہر جا سکتی ہے۔ مگر رات کا قیام اپنے گھر میں ہونا چاہیے تعزیت کرنا یا شادی میں شمولیت اس کی ذاتی ضرورت نہیں ہے اس سے اجتناب کرنا چاہیے بازار میں خریدو فروخت سے بھی پرہیز کرنا ہوگا البتہ عدالت میں اگر اس کے بیان کی ضرورت ہے یا زمین کی دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ یا بچوں کو سکول چھوڑنے کا کوئی معقول بندوبست نہیں ہے تو ان حالات میں اسے گھر سے باہر جانا جائز ہے۔ اگر ایک حویلی میں کئی گھر ہیں اور وہ بھی اس حویلی میں رہائش رکھے ہوئے ہے۔ تو بھی بلا ضرورت دوسرے گھر نہ جائے مختصر یہ ہے کہ جو بھی زینت وآرائش کا سامان ہے۔ اس سے پرہیز کرے اگر نہانے کی ضرورت ہے۔ تو صفائی ونظافت پر شرعاً کوئی پابندی نہیں ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:380